REGD. No. L 5254

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

یوم یکشنبہ

روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۶ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۱۵/۵۰ ۔ ۱۷ تبوک ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

57

نخلہ ۱۵ ستمبر بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ترکی کے جلال بایار اور عدنان میندریس کو سزائے موت

۱۵ افراد کو سزائے موت ۲۹ کو عمر قید اور ۴۷۳ کو مختلف میعاد کی سزائیں

استنبول ۱۶ ستمبر۔ ایاث خاص عدالت نے کل ترکی کے سابق صدر جلال بایار اور سابق وزیر اعظم عدنان میندریس کو سزائے موت سنائی۔ اس عدالت نے اپنے فیصلہ میں ۱۵ افراد کو سزائے موت ۲۹ کو سزائے عمر قید اور ۴۷۳ کو مختلف میعاد کی سزائے قید سنائی۔ ۷۹ افراد کو بری کر دیا گیا۔ ترکی کے وزیر اعظم عدنان میندریس کی حکومت کے چھ سو سے زیادہ ارکان کے خلاف جزیرہ یاسیدا میں ایک خاص عدالت میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا مقدمہ کی سماعت گزشتہ سال ۱۴ اکتوبر کو شروع ہوئی تھی۔ عدالت کا فیصلہ ۱۶ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جس وقت عدالت نے اپنا فیصلہ سنایا۔ سابق وزیر اعظم عدنان میندریس کمرۂ عدالت میں موجود نہیں تھے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آپ بیمار ہیں۔ لیکن بیماری کی نوعیت ظاہر نہیں کی گئی تھی۔ جن افراد کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ سابق صدر جلال بایار۔ سابق وزیر اعظم عدنان میندریس۔ سابق وزیر خارجہ زورلو۔ سابق وزیر خزانہ حسن پولاتکن۔ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر رفیق کورالتن۔ سابق نائب چیئرمین قومی اسمبلی ایروزان۔

بتایا جاتا ہے کہ استغاثہ نے سابق حکومت کے ایک سو ارکان کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کے خلاف دستور کی خلاف ورزی حزب اختلاف کے لیڈروں کو قتل کرنے کے منصوبے بنانے سرکاری روپیہ خورد برد کرنے اور ایک مخالف اخبار کو تباہ کرنے کا الزام ہے۔ کچھ افراد کے خلاف سابق وزیر اعظم عدنان میندریس کی ڈیمو کریٹک پارٹی کی حمایت کرنے اور اس کے لیڈروں کو جمہوریت دشمن سرگرمیوں کے سلسلے میں مدد دینے کے الزامات ہیں۔

عدنان میندریس بیہوش پڑے ہیں

یاسیدا ۱۶ ستمبر۔ جزیرہ یاسیدا میں ایک فوجی کمانڈر نے بتایا ہے کہ سابق وزیر اعظم عدنان میندریس بیہوشی کی حالت میں پڑے ہیں خیال ہے کہ انہوں نے خواب آور گولیاں زیادہ تعداد میں کھالی ہیں یا وہ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ آج جب ایک سو کے قریب اخبار نویسوں کو اس مقام پر لے جایا گیا۔ جہاں سابق وزیر اعظم میندریس نظر بند ہیں۔ تو انہوں نے دیکھا کہ سابق وزیر اعظم بے ہوش پڑے ہیں۔ ڈاکٹر ناک کے راستہ انہیں آکسیجن دے رہے ہیں۔

—— بون ۱۶ ستمبر۔ یہاں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے تحت مغربی جرمنی بھارت کو تیرہ کروڑ مارک کا قرضہ دے گا۔ یہ قرضہ ۲۰ سال میں واجب الادا ہوگا۔

پولیس نے انبالہ اور لدھیانہ کے گوردواروں میں داخل ہو کر کئی اکالیوں کو گرفتار کر لیا

پولیس کی کارروائی پر اکالی دل کی مجلس عاملہ کا احتجاج

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ مشرقی پنجاب میں پولیس نے انبالہ اور لدھیانہ کے گوردواروں میں داخل ہو کر متعدد اکالیوں کو گرفتار کر لیا۔ جب سے پنجابی صوبہ کے لئے اکالیوں کی تحریک شروع ہوئی ہے صوبائی پولیس نے پہلی بار گوردواروں میں داخل ہونے کی جرأت کی ہے۔

مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے گوردواروں میں پولیس کے داخلہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ گوردواروں میں صرف مجرموں کو ہی پناہ نہیں دی جا رہی ہے بلکہ یہ ہر قسم کی برائیوں کے مرکز بھی بنتے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی ندامت محسوس ہوتی ہے کہ انبالہ کے گوردوارہ سے شراب بھی ملی ہے

کل امرتسر میں اکالی دل کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس کے ذریعہ گوردواروں میں پولیس کے داخلہ پر سخت احتجاج کیا گیا ہے۔ اور اس اقدام کو گوردواروں کی تقدیس کے منافی قرار دیا گیا ہے۔

نئی دہلی میں کل آل انڈیا کمیونسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے پنجابی صوبہ قائم کرنے کے مطالبہ کی حمایت کی۔ لیکن پارٹی نے اس مطالبہ کے سلسلہ میں اکالیوں کے طریق کار پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی تشویشناک علالت

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں کریں

لاہور ۱۶ ستمبر بوقت پونے آٹھ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل اچانک دورہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے دل کی حالت یکدم بگڑ گئی تھی اور آکسیجن دینی پڑی تھی۔ اب اس دورہ کا اثر خدا کے فضل سے زائل ہو گیا ہے۔ اور فوری خطرہ ٹل گیا ہے۔ ویسے ابھی حالت کافی خراب ہے اور دل پر بھی اثر باقی ہے۔

گو دورہ کے بعد عام حالت قدرے بہتر ہوئی ہے۔ تاہم کمزوری اور ضعف بدستور ہے۔ کل کی نسبت فرق تو ہے لیکن حالت تسلی بخش نہیں۔ رات پیٹ میں درد اٹھتی رہی اور مروڑ بھی آتے رہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب رات ۱/۲ ۳ بجے نخلہ سے محترم نواب صاحب موصوف کو دیکھنے لاہور پہنچ گئے تھے۔ آپ نے بھی دوائیں تجویز کی ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۱ء

مجدّد کی ضرورت

ایک سوال اور ایک عالم دین کہلانے والے نے اس کا جو جواب دیا ذیل میں سوال اور جواب دونوں درج کئے جاتے ہیں

سوال:۔ لاہور کی ایک مسجد میں ایک عالم دین نے درس کے دوران حدیث مجدد کی مخالفت کی اور کہا اس سے مرزا غلام احمد قادیانی نے فائدہ اٹھایا ہے۔ مجدد سے کیا مراد ہے اور کیا وہ ہر صدی میں آتا ہے۔

جواب:۔ یہ عجیب طرز استدلال ہے کہ اگر کوئی ... شخص کسی شے سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اسے غلط کہہ دیا جائے۔ ضرورت اس کی ہے کہ حقیقت کا مطالعہ کیا جائے دوسروں کو معیار نہ بنایا جائے۔ مجدد کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین کو آمیزشوں سے پاک کرنے اسے تازہ کرنے اور اس کو قائم کرنے کی کوشش کرے وہ مجدد ہو سکتا ہے اس سلسلے میں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے دین کو تجدید سے محروم نہیں رکھے گا۔ دین کے خادم اس کو تازہ اور زندہ اور قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ ہر صدی میں کم از کم ایک آدمی ضرور ایسا ہو گا۔ جو دین کی تجدید کرے گا۔ یہ ایک صاف بات ہے۔ اس میں کیڑے نکالنے کی کیا ضرورت ہے۔"

اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ بعض اہل علم حضرات مسلمات کی اس لئے تردید کر دیتے ہیں کہ ان کو کسی خاص شخصیت سے انکار ہوتا ہے۔ سائل نے جو ایک عالم کے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے حدیث مجددین کی اس لئے مخالفت کی کہ اس کے خیال میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث سے اپنی مجددیت پر استدلال کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کم از کم اس عالم دین کی دانست میں حضرت اقدس علیہ السلام کا اپنی مجددیت پر استدلال بڑا قوی ہے۔ اور اگر حدیث ہی سے انکار نہ کیا جائے۔ تو آپ کا مجدد ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے سرے سے حدیث کا ہی انکار کر دیا کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

ہمیں یہاں یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ خود جواب میں اس کی صحت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ حدیث کے متعلق یہ دونوں متضاد خیال ان اہل علم حضرات کے ہیں جو جماعت احمدیہ میں شامل نہیں۔ پس حدیث مجددین کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علی رأس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا۔

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ اس امت کی راہنمائی کے لئے ہر سو سال کے سر پر کسی کو مبعوث کریگا۔ جو اس امت کی خاطر اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ جواب میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ ... ہر صدی میں کم از کم ایک آدمی ضرور ایسا ہو گا جو دین کی تجدید کرے گا۔ لیکن اس بات کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ گویا ایسے شخص کی بعثت کو اللہ تعالیٰ کے خاص ارادے سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔

ظاہر ہے کہ یہ حدیث پیشگوئی پر مشتمل ہے اور تجدید احیائے دین کے الٰہی پروگرام کو بیان کرتی ہے۔ اس حدیث میں یہ امر بالوضاحت بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ تجدید [illegible] دین کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس کا ثبوت قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ بھی پیش کرتی ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

یعنی تحقیق ہم ہی نے یہ نصیحت نازل کی ہے اور تحقیق ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اس آیہ کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کے احیاء و تجدید کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اور اس نے اس کے لئے ایک خاص طریق مقرر کیا ہوا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ دین اسلام کو اختیار کرتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس طریق کار کو قبول کریں۔ اور ایسے شخص کے ساتھ مل کر کام کریں۔ جس کو اللہ تعالیٰ مبعوث کرے۔

ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی واضح کیا ہے کہ اسلام میں فرقہ بازی کی حقیقی وجہ یہی ہے کہ بعض اہل علم حضرات نے اللہ تعالیٰ کے اس خاص پروگرام کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ اور ان لوگوں سے جن کو اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً تجدید دین کے لئے مبعوث کرتا رہا ہے ہٹ کر اپنے نظریات کی الگ مساجد ضرار تعمیر کی ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ کو یا تو سمجھا ہی نہیں۔ اور یا پھر آزادیٔ طبع کی وجہ سے ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کو ضروری نہیں سمجھا۔ اور اپنی اپنی رائے کے مطابق قرآن کریم اور احادیث کی تشریح کرنے کو پسند کیا ہے۔ جس سے ایک ایسی فضا تیار ہو گئی ہے۔ جو امت میں انتشار عقائد کی بنیاد بن رہی ہے۔ اور تعصب کی وجہ سے اختلافات امت کا شیرازہ پراگندہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ اگر مسلمان قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیہ کریمہ اور حدیث مجددین پر نگاہ رکھتے اور اپنے وقت کے مجدد کو پہچاننے کی کوشش کرتے تو ان میں یہ انتشار نہ پھیلتا اور امت محمدیہ ایک ہی حبل متین کے ساتھ بندھی رہتی۔

اس کے باوجود جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو مجددین کا سلسلہ واضح طور پر ہمارے سامنے گھوم جاتا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ علماء سوء نے امت محمدیہ میں سخت انتشار پھیلائے رکھا ہے۔ پھر بھی مجددین جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے ماتحت مبعوث کرتا رہا ہے ہر صدی میں اس انتشار سے بالکل الگ ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں اور آج اگر ہم دین اسلام کے جو نشان دنیا میں موجود پاتے ہیں۔ تو یہ انہی ستاروں کی روشنی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ان لوگوں سے آزاد خیال رہنے والے لوگ اسلام کا دنیا سے نام و نشان مٹانے میں کامیاب ہو جاتے۔ اللہ نے جو حفاظت دین کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ دونوں لحاظ سے یعنی مادی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ ہر وقت پورا کرتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ آج دنیا میں صرف قرآن کریم ہی ایسی قدیم دینی کتاب ہے جو اپنی اصل صورت میں بغیر کسی قسم کے تغیر کے موجود ہے۔ حالانکہ جب قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ اس وقت دنیا میں لکھنے پڑھنے کا بھی اتنا رواج نہیں تھا۔ اور پریس وغیرہ تو ابھی ایجاد بھی نہیں ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تو حفاظ پیدا کئے۔ جو قیامت تک قرآن کریم کی صحیح عبارت کو یاد کرتے رہیں گے۔ اور اب طباعت کے ایسے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں تبدیلی و تغیر کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔

یہ تو مادی سامان تھے جن سے اللہ تعالیٰ کے کلام کی حفاظت کی گئی۔ ظاہر ہے کہ مادی حفاظت باوجود بڑی مفید ہونے کے اس وقت تک دنیا کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کی روح کو قائم رکھنے والی ہستیاں موجود نہ ہوں۔

یہ حقیقت اسی ایک بات سے واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نازل فرمایا۔ وہاں اس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامل نمونہ بھی بنایا کہ وہ سب سے پہلے قرآن کریم پر عمل کر کے دکھائے۔ چنانچہ آپ نے جس طرح عمل کیا۔ وہ ہمارے پاس سنت اور احادیث کی صورت میں موجود ہے۔ تاہم یہ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے نمونہ پر ایسے انسان بھی مبعوث کرے۔ جو آپ کی پیروی میں قرآن کریم اور آپ کی سنت پر عمل کر کے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ وہی ہو سکتے ہیں۔ جن کی اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کی طرح خود راہنمائی فرمائے۔ چنانچہ حدیث میں آتا

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پھر کیا ایسی حالت میں خدا تعالیٰ کوئی مجدد نہ بھیجتا؟ اور پھر اگر کوئی مجدد آتا تو تم ہی خدا کے واسطے سوچ کر بتاؤ کہ کیا اس کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ رفع یدین کے جھگڑے کرے یا آمین بالجہر پر مرتا پھرے۔

غور تو کرو جو مرض وبا کی طرح پھیل رہا ہے۔ طبیب اس کا علاج کریگا نہ کسی اور مرض کا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی حد ہو چکی۔ لکھا ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اپنی ماں سے سنکر اس کو مار دیا تھا۔ یہ غیرت اور حمیت تھی مسلمانوں کی۔ مگر آج یہ حال ہو گیا ہے کہ توہین کی کتابیں پڑھتے اور سنتے ہیں غیرت نہیں آتی۔ اور اتنا نہیں ہو سکتا کہ ان سے نفرت ہی کریں۔ بلکہ الٹا جس شخص کو خدا نے خاص اس فتنہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جلال کے لئے خاص قسم کی غیرت لے آیا ہے۔ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں خدا تعالیٰ ہی لوگوں کو بصیرت کی آنکھ دے۔ آمین

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص۱۷۱/۱۷۲)

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مشکلات و مصائب کے پیچھے بھی برکتوں اور رحمتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو مشکلات پیش آئیں اُن کے نتیجے میں لاتعداد نشانات اور معجزات ظاہر ہوئے

فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۳)

جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو چونکہ زخموں کی وجہ سے آپ کو نقاہت زیادہ تھی اس لئے صحابہؓ نے سہارا دیکر آپ کو سواری سے اتارا مغرب کی نماز کا وقت تھا آپ نے نماز پڑھی اور گھر تشریف لے گئے مدینہ کی ان عورتوں کو جن کے رشتہ دار جنگ میں شہید ہوگئے تھے ان کی خبریں پہنچ چکی تھیں انہوں نے رونا شروع کر دیا آپ نے جب عورتوں کے رونے کی آوازیں سنیں تو آپ کو مسلمانوں کی تکلیف کا خیال آیا اور آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں پھر آپ نے فرمایا لکن حمزۃ فلا بواکی لہٗ ہمارے چچا اور رضاعی بھائی حمزہ بھی شہید ہوئے ہیں لیکن ان کا ماتم کرنے والا کوئی نہیں یہ سن کر صحابہؓ جن کو آپ کے جذبات اور احساسات کو پورا کرنے کی اتنی تڑپ تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ آپ کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا جذبہ اور چھوٹے سے چھوٹا احساس بھی ایسا نہ رہ جائے جو پورا نہ ہو وہ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اور اپنی عورتوں سے جاکر کہا بس اب تم اپنے عزیزوں کو رونا بند کر دو اور رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مکان پر جاکر

حمزہؓ کا ماتم کرو

اتنے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ تھکے ہوئے تشریف لائے تھے آپ آرام فرمانے لگے حضرت بلالؓ نے عشاء کی اذان دی مگر یہ خیال کرکے کہ آپ تھکے ہوئے آئے ہیں آپ کو نہ جگایا جب ثلث رات گذر گئی تو انہوں نے آپ کو نماز کے لئے جگایا آپ جب بیدار ہوئے تو اس وقت عورتیں ابھی تک آپ کے مکان پر حضرت حمزہؓ کا نوحہ کر رہی تھیں آپ نے فرمایا یہ کیا ہو رہا ہے عرض کیا گیا یا رسول (اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) مدینہ کی عورتیں حضرت حمزہؓ کی وفات پر رو رہی ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدینہ کی عورتوں پر رحم کرے انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے پھر فرمایا مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ انصار کو مجھ سے بہت زیادہ محبت ہے ساتھ ہی فرمایا اس طرح نوحہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ امر ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہماری قوم کی یہ عادت ہے اور اگر ہم اس طرح نہ روئیں تو ہمارے جذبات سرد نہیں ہو سکتے۔ آپ نے فرمایا میں رونے سے منع نہیں کرتا ہاں عورتوں سے کہہ دیا جائے کہ وہ منہ پیٹ پھٹر نہ ماریں۔ اپنے بال نہ نوچیں اور کپڑوں کو نہ پھاڑیں اور اگر یوں رقّت کے ساتھ رونا آئے تو بے شک روئیں ان باتوں سے آپ کی اخلاقی حالت کا پتہ چلتا ہے کہ باوجود زخمی اور تکلیف میں ہونے کے آپ کو دوسروں کے احساسات اور جذبات کا کتنا احترام تھا۔ پھر تاریخوں میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے احد سے واپس آکر حضرت فاطمہؓ کو اپنی تلوار دی اور کہا اس کو دھو دو آج اس تلوار نے بڑا کام کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی یہ بات سن رہے تھے آپ نے فرمایا علیؓ! تمہاری ہی تلوار نے کام نہیں کیا اور بھی بہت سے تمہارے بھائی ہیں جنکی

تلواروں نے جوہر دکھائے ہیں

آپ نے چھ سات صحابہؓ کے نام لیتے ہوئے فرمایا ان کی تلواریں تمہاری تلوار سے کم تو نہ تھیں۔ غرض آپ نے یہ بھی برداشت نہ کیا کہ آپ کا داماد کوئی ایسی بات کرے جس سے دوسرے صحابہؓ کے دلوں کو ٹھیس پہنچے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نظر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی پہنچتی تھی اور باوجودیکہ

جنگِ اُحد کا واقعہ

مستقل اثرات کے لحاظ سے اتنا بڑا واقعہ تھا کہ لوگوں کو اس واقعہ کے بعد سخت فکر تھی کہ دشمن اب دلیر ہو جائے گا۔ یا آئندہ کیا ہوگا اور انسان ایسے اوقات میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتا مگر آپ نے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور سب کی دلجوئی کی۔ آپ نے جب زینب بنت حجش کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور پھر فرمایا دیکھو ایک عورت کا اپنے محبت کرنے والے خاوند کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے تو اس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ مردوں کو چاہیئے کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کیا کریں۔ اور معمولی معمولی باتوں پر ان کو مارنے اور کوٹنے نہ لگ جایا کریں۔ جب ان کی عورتیں اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہو کر ان کے پاس رہتی ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ان کا اعزاز کیا جائے نہ کہ بات بات میں ان کے ساتھ جھگڑا فساد کیا جائے۔ آپ کے یہ فرمانے سے ایک طرف تو زینبؓ بنت حجش کی دلجوئی ہوگئی اور دوسری طرف آپ نے

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

کی بھی تلقین فرما دی۔ اسی طرح جب آپ نے یہ دیکھا کہ مدینہ کی عورتیں اپنے مرنے والوں کا نوحہ اور ماتم کر رہی ہیں تو آپ نے اس خیال سے کہ مہاجرین اور حضرت حمزہؓ کے رشتہ دار یہ خیال نہ کریں کہ ہمارا یہاں کوئی نہیں ہے اس لئے انکے جذبات کا احساس کرتے ہوئے آپ نے فرمایا آج حمزہؓ کو رونے والا کوئی نہیں اور پھر جب مدینہ کی عورتیں حضرت حمزہؓ کا ماتم کرنے لگ گئیں تو آپ نے منع فرما دیا کہ اس طرح ماتم کرنا جائز نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر واقعہ میں آپ کا یہی خیال ہوتا کہ حضرت حمزہؓ کا ضرور ماتم کیا جائے تو آپ بعد میں منع نہ فرماتے آپ نے جب

حضرت حمزہؓ کی وفات پر

کسی کے نہ رونے پر افسوس کا اظہار فرمایا اس وقت بھی آپ کا جذبہ صرف دلجوئی کا تھا اور جب آپ نے رونے والوں کو منع فرمایا اس وقت بھی آپ کا جذبہ دلجوئی کا ہی تھا۔ کیونکہ آپ نے ان عورتوں کو رونے سے روکا بھی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور پھر فرمایا مجھے تو پہلے ہی معلوم تھا کہ انصار کو مجھ سے بہت زیادہ ہمدردی ہے۔ اور یہ کہنے سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ وہ رونے سے منع کرنے پر برا نہ منائیں آپ نے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اخلاق عدیم النظیر ہے

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی طاقت کا کمال اس وقت ذہن میں آسکتا ہے۔ جبکہ اس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جائے مخالفوں نے آپ کو اور آپ کے متبعین کو جس قدر تکالیف پہنچائیں اور اس کے بالمقابل آپ نے ایسی حالت میں جبکہ آپ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا۔ ان سے جو کچھ سلوک کیا۔ وہ آپ کی علوّ شان کو ظاہر کرتا ہے۔

ابوجہل اور اس کے دوسرے رفیقوں نے کونسی تکلیف تھی۔ جو آپ کو اور آپ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا اور وہ چیری جاتی تھیں۔ محض اس گناہ پر کہ وہ لا الٰہ الّا اللّٰہ پر کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپ نے اس کے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا۔ اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف فرمایا۔ یہ کس قدر اخلاقی کمال ہے جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آل محمّد"

(ملفوظات جلد دوم ص۰)

منسوخ بھی کر دیا اور اس کا شکریہ بھی ادا کر دیا

(باقی آئندہ)

کتنا شاندار اور عظیم الشان طریق

نظر آتا ہے جو اس نازک وقت میں آپؐ نے اختیار کیا۔ حالانکہ ایسے وقت میں جبکہ عزیز اور قریبی رشتہ دار مارے جا چکے ہوں۔ خود کوئی شخص زخمی ہو اور مستقبل قریب کے ایام میں خطرہ محسوس ہو رہا ہو تو کوئی شخص اس قسم کا نمونہ پیش نہیں کر سکتا جو آپؐ نے کیا۔ پھر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں زخمی ہو گئے اور آپؐ بیہوش ہو کر گر گئے یہانتک کہ آپ کی وفات کی خبر مشہور ہو گئی تو آپؐ نے ہوش آنے پر اخلاق فاضلہ کا جو مظاہرہ کیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کے

ان اخلاق فاضلہ کا ذکر

جو آپؐ نے جنگ احد میں بیہوشی کے بعد ہوش آنے پر دکھائے۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ کی وفات کے بعد ان الفاظ میں کیا تھا۔ کہ یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کفار نے آپؐ کے دانت شہید کر دئیے۔ انہوں نے آپؐ کے منہ کو زخمی کر دیا۔ آپؐ کے اوپر سے پیر رکھتے ہوئے گذر گئے۔ اور آپؐ کو اور آپؐ کے عزیزوں اور قریبی رشتہ داروں اور آپؐ کے دوستوں کو انہوں نے انتہائی تکالیف پہنچائیں۔ مگر یا رسول اللہ صلعم آپؐ نے ان کی ان ساری باتوں کے جواب میں صرف یہی فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کہ اے خدا میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ مجھے پہچان نہیں سکی گویا

ان دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں

جبکہ آپ بیہوشی سے ہوش میں آ رہے تھے آپؐ کے منہ سے دشمنوں کے حق میں دعا نکل رہی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے خدا ان کو میرے مقام کا پتہ نہیں ہے اور یہ مجھے شناخت نہیں کر سکے اس لئے تو ان کو بخش دے اگر یہ مجھے پہچان لیتے تو کیوں اس طرح کرتے۔ یہ تھے اعلے اخلاق تھے جو آپؐ نے دکھائے اور کس طرح قدم قدم پر آپؐ نے وہ نمونہ پیش کیا جو بنی نوع انسان میں سے نہ کوئی پیش کر سکا اور نہ کر سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک ٹوٹ جانا یا آپؐ کو دوسری تکالیف کا پہنچنا ایک وقتی بات تھی لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ نعرہ کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ قیامت تک یادگار رہے گا اور قیامت تک مسلمان اپنے پیارے اور محبوب کے اس نعرہ کے ساتھ آپؐ کو برا کہنے والے دشمن پر اتمام حجت کرتے رہیں گے اور کہیں گے کہ

کچھ تو خیال کرو

آخر تم کس کو برا کہہ رہے ہو کیا تم اس کو برا کہہ رہے ہو جس کو مکہ میں متواتر تیرہ[۱۳] سال تک صرف یہ کہنے پر کہ ایک خدا کی پرستش کرو انتہائی دکھوں میں مبتلا رکھا گیا۔ جس کو اپنے پیارے وطن سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ جس کو مارا اور پیٹا گیا۔ جس کے دانت توڑ دئیے گئے جس کے عزیز ترین دوستوں کو شہید کر دیا گیا۔ اور جس کے قریبی رشتہ داروں کو نہایت بے رحمی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ مگر اس نے دشمن کے ان مظالم کے باوجود کہا تو یہ کہا کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اب تم ہی کہو کہ کیا ایسے باکمال انسان کو برا کہنا انصاف اور شرافت پر مبنی ہے؟ (باقی)

ضروری اعلان

عہدیداران کے انتخاب کی جو فہرستیں بغرض منظوری جماعت علیا میں بھجوائی جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق اس امر کے متعلق ہوتی ہے کہ انتخاب میں آنے والے احباب بقایادار نہیں ہیں مگر وہ تصدیق صرف چندہ عام یا حصہ آمد کے متعلق ہوتی ہے ایسی تصدیق میں آئندہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی کیفیت کو بھی مدنظر رکھ کر واضح طور پر تصدیق کی جانی ضروری ہوگی۔ کہ چندہ عام یا حصہ آمد (جیسی صورت ہو) اور چندہ جلسہ سالانہ کے بقایادار نہیں ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق واضح تصدیق کے بغیر رپورٹ کو نامکمل قرار دیا جائیگا۔ سیکرٹریان مال اس کا خاص طور پر خیال رکھیں ایسے احباب کے انتخاب کی جن کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بقایا ہو منظوری نہیں دی جائیگی

(ناظر اعلے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

میری دختر ... کو یہ دھندلا پن ہو گیا ہے اور پریشانی ہو رہی ہے۔ احباب دعا سے تحت فرمائیں۔ دعا گو

غلام احمد مرزا چکوال (ٹاؤن)

آئینۂ جذبات

(از ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی بی۔اے (راولپنڈی))

چوں دریں بزمِ جہاں بر رخ نقاب انداختی ۔۔۔ عالمِ عشاق را در اضطراب انداختی

اے فدائے روئے تابانِ تو جانِ عاشقاں ۔۔۔ مالکیؐ وطوقِ عشقت در رقاب انداختی

والّذین جاھدوا فینا اگر گفتہ وصلِ دوست ۔۔۔ کاسۂ نامحرماں را چوں حباب انداختی

سالکاں رفتند بر ساحل ازیں طوفانِ دہر ۔۔۔ کشتیٔ اشرار در موجِ سراب انداختی

مسلماں بہرہ ز تابوتِ سکینت یافتند ۔۔۔ سینۂ مغضوب را در التہاب انداختی

از جمالِ بے مثالِ خویش و حسنِ لازوال ۔۔۔ حیرتے اندر قلوبِ شیخ و شاب انداختی

راہ بے منت نمودی سوئے انوارِ ہدیٰ ۔۔۔ نیکوئی کردی و باز آں را در آب انداختی

ایں کلامِ تو دلیلِ حسنِ بے پایانِ تست ۔۔۔ جملہ رازِ عشق در ام الکتاب انداختی

بہرِ رفعِ اعتراض و نیز اعراضِ جہول ۔۔۔ حجتِ قائم دریں فصل الخطاب انداختی

ایں کہ علم و معرفت کردی بیاں اندر کتاب ۔۔۔ کوثرِ تازہ لبن در شہدِ ناب انداختی

یا برائے تقویت بہرِ قلوبِ مومنیں ۔۔۔ مشکِ روحانی دریں حلِ مذاب انداختی

از جبینِ تو عرق بر عارضِ گلگوں فتاد ۔۔۔ بادۂ حسنِ خودت را در گلاب انداختی

از نسیمِ طرۂ گیسوئے عنبر بارِ تو ۔۔۔ خاطرِ عشاق را در پیچ و تاب انداختی

پردۂ عصیانِ ما گر دید حائل ورنہ تو ۔۔۔ در حریمِ قدس خود را بے حجاب انداختی

در شہادت گاہِ الفت خرمنِ جاں را بسوخت ۔۔۔ شعلۂ عشقے در ابن بوتراب انداختی

از دعاہائے مسیحا بارشِ نور العظیم ۔۔۔ در سحابِ فضل و رحمت بے حساب انداختی

بہرِ تائیدِ مسیحِ پاک اے ربِّ قدیر ۔۔۔ سایۂ بر ماہتاب و آفتاب انداختی

لطف کردی بہرِ تجدیدِ ضیائے سرمدی ۔۔۔ پرتوِ مہرِ عرب بر ماہتاب انداختی

از ظہورِ آدمِ ثانی زمیں معمور گشت ۔۔۔ جلوۂ لاہوت بر دیرِ خراب انداختی

من کجا و بزمِ مہدی ات کجا از لطفِ خویش
خاکیٔ خود را در آں عالی جناب انداختی

انصار اللہ

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

متعدد کامیاب پبلک جلسے مشن ہاؤس میں مختلف ممالک کے معززین کی آمد

چار افراد کا قبول اسلام

احمدیہ مشن ہالینڈ کی سہ ماہی رپورٹ

از مکرم صلاح الدین خانصاحب بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور کرم ہے کہ سال رواں میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے سلسلے میں ہالینڈ مشن کی تبلیغی مساعی نہایت کامیابی کے ساتھ جاری رہیں۔ بنجر زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے انتھک کوشش اور ساز و سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی زمین میں اگر تھوڑی سی بھی روئیدگی نظر آ جائے تو بڑی مسرت ہوتی ہے یورپ کے لوگ روحانیت سے بہت دور جا چکے ہیں۔ دنیاداری کی دلدل میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ بظاہر نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مادی زندگی کی مصروفیات سے انہیں اتنی بھی تو فرصت نہیں کہ وہ دو گھڑی کے لئے یہ بھی سوچیں کہ خدا اور خدا سے تعلق بھی کوئی چیز ہے۔ ایسی سخت زمین میں اگر کچھ امید کی جھلک نظر آ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی کا فضل سمجھنا چاہیئے

جہاں تک اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے سلسلے میں انسانی مساعی کا تعلق ہے ہماری خواہش اور حتی الامکان کوشش یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اسلام کی اشاعت ہو۔ چنانچہ اس نصف سال کے دوران مشن ہاؤس میں متعدد پبلک جلسے منعقد کئے گئے اور انہیں کامیاب بنانے کے لئے دعوت ناموں کے علاوہ اخباروں میں بھی اعلانات دئے گئے ہیں۔ مختلف اداروں انجمنوں اور سوسائٹیوں میں تقاریر کی گئیں اور تقاریر کے بعد سوالات کے جواب بھی دئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض اہم شخصیتوں سے ملاقات کر کے ان سے مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کیا اور انہیں اسلام کے متعلق کتب پیش کی گئی ہیں۔

"الاسلام"

جو ڈچ زبان میں ہالینڈ مشن کا ماہنامہ ہے اس دوران میں باقاعدہ ہر ماہ شائع کیا جاتا رہا۔ اور مسلم غیر مسلم دوستوں میں اور مختلف اداروں میں تقسیم کیا گیا اسی طرح نماز جمعہ بھی پابندی کے ساتھ ادا کی جاتی رہی اور اس میں علاوہ احباب جماعت کے غیر احمدی مسلمان بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ جماعت کے ممبران کی جو ہفتہ وار میٹنگ ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ میٹنگ بھی ان مہینوں میں باقاعدہ ہر ہفتہ کو ہوتی رہی ہے۔ جس میں جماعت کے احباب کے علاوہ کبھی کبھی غیر مسلم دوست بھی شامل ہوتے رہے مختلف مواقع کے لحاظ سے مشن ہاؤس میں متعدد پارٹیوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے اعزاز میں جو الوداعی پارٹی دی گئی تھی۔ وہ بہت کامیاب رہی۔ اسی طرح متعدد مواقع پر لوگوں کو اکٹھا کر کے اسلامی ممالک کی سلائیڈز بھی دکھائی گئیں تاکہ اس طرح کچھ دلچسپی کا سامان بھی ہو اور احباب کو اسلام اور احمدیہ مشن کے متعلق واقفیت حاصل ہو جائے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر میلی نے (Dr. R. L. Mellema) جو ایمسٹرڈم کی رائل انسٹی ٹیوٹ میں شعبہ اسلامی کے ڈائرکٹر ہیں، پاکستان کی سلائیڈز دکھائی ہیں۔ آپ نے پچھلے سال پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ جہاں انہوں نے سینکڑوں تصاویر لی تھیں۔ بڑے شوق اور دلچسپی سے حاضرین نے یہ تصاویر دیکھیں۔ اسی طرح مسز ناصرہ زمران نے بھی ایک دو مواقع پر اسلامی ممالک سے متعلق سلائیڈز دکھائی ہیں ناصرہ زمران ایک پُر جوش اور مخلص ڈچ احمدی خاتون ہیں اسلام اور احمدیت کے بارے میں انکا مطالعہ خاصا گہرا ہے (ان دنوں حکومت نائیجیریا کی دعوت کے نتیجہ میں ٹیلی ویژن پر اسلامی موضوعات پر تقاریر کرنے کے لئے جا رہی ہیں)

ان مہینوں میں مشن ہاؤس میں زائرین کی خوب آمد و رفت رہی اسلام اور ہمارے مشن کی معلومات حاصل کرنے کے لئے مختلف وفود آتے رہے۔ ان زائرین میں بعض اہم شخصیتیں بھی تھیں۔ ماہ جنوری میں ترکی اور ایرانی قونصلوں کی آمد خاص اہمیت رکھتی ہے۔ مارچ میں ٹیلی ویژن والوں کا وفد آیا۔ پھر ایک بڑے متعصب ایک پادری ایک اہم روزنامہ کے نائب ایڈیٹر اور تیس بچوں پر مشتمل ایک پارٹی بھی آئی ان کے ساتھ ان کے والدین بھی تھے

عید الفطر اور عید الاضحی کی تقاریب

خاص اہتمام سے منائی گئیں۔ ان تقاریب میں عام و خاص مہمان بڑی تعداد میں شامل ہوتے اور مشن ہاؤس میں رات گئے تک بڑی گہما گہمی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو و اخبارات اور پریس کے ذریعہ ہالینڈ مشن اور اس کی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹیں اکثر و بیشتر قابل تعریف رنگ میں شائع ہوتی رہی ہیں کئی اخبارات اور جریدوں میں اسلام اور ہمارے مشن کے کوائف مختلف جلسوں اور تقاریب کی رپورٹیں بہت نمایاں طور پر مع تصاویر شایان شان رنگ میں چھپی ہیں۔ ماہ مئی میں ڈچ ریڈیو کے ذریعہ تمام مسلمانوں کے لئے نئے اسلامی سال کا پیغام خاص طور پر امام مسجد ہالینڈ کی طرف سے نشر کیا گیا۔ اسی طرح یکم محرم کو بھی ریڈیو کے ذریعہ مسلمان بھائیوں کو ایک پیغام سنایا گیا ہے۔ الغرض ریڈیو اخبارات پریس میں ہالینڈ مشن کا خوب چرچا رہا۔ مختلف اخباروں کے ۵۰ کے قریب تراشے تو ان اخبارات نے خود بھجوائے ہیں۔

ماہ رمضان میں درس قرآن مجید کا انتظام کیا گیا۔ اور باقاعدگی کے ساتھ روزانہ درس دیا جاتا رہا۔ سرکلر کے ذریعہ رمضان کی اہمیت واضح کی گئی اور احباب کو اس مبارک مہینہ کی روحانی برکات سے استفادہ کرنے کی تاکید کی گئی۔ مسلم احباب کے علاوہ غیر مسلم بھی درس میں شامل ہوئے۔ ہالینڈ میں ترکی قونصل اپنی صاحبزادیوں کو لے کر درس قرآن مجید سننے آتی رہی لٹریچر کی تقسیم اور تبلیغی خطوط حسب معمول کے مطابق لکھے گئے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے چار افراد کو اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ۔

پبلک جلسے

مشن ہاؤس میں علاوہ ہفتہ وار علمی مجالس اور دیگر معروفیات کے متعدد پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر نہایت اختصار سے درج ذیل ہے ان اجتماعات کی بدولت کئی غیر ممالک کے معززین کو براہ راست ہمارے مشن ہاؤس کو دیکھنے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے مواقع ملے۔

۱۱ر جنوری ۱۹۶۱ء کو ڈاکٹر ڈی یونگ (Dr. de Jong) کی یاد میں ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹر ڈی یونگ ایک معروف ڈاکٹر تو تھے ہی اس کے علاوہ وہ متعدد سوسائٹیوں کے ممبر بھی تھے اور چند سرگرم علمی و ادبی مجالس کے وہ صدر بھی رہے ہیں۔ ہیگ میں ان کے تعلقات بہت وسیع تھے۔ ان کے خیر خواہوں کی یہاں ایک اچھی خاصی تعداد ہے۔ اسلام اور احمدیت سے بھی وہ گہری دلچسپی رکھتے تھے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ دل سے مسلمان تھے تو بے جا نہ ہوگا۔ مشن ہاؤس میں ان کی عموماً آمد و رفت رہتی تھی اور ہمارے وہ بہت ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ مشن ہاؤس میں ان کی یاد میں جلسہ کیا گیا تو بہت سے معززین نے اس میں شرکت کی۔ آٹھ تقاریر ہوئیں۔ اور مختلف سوسائٹیز کے سربراہوں نے ان میں حصہ لیا۔ ڈاکٹر مرحوم کو انہوں نے دل کھول کر خراج عقیدت ادا کیا۔ ان کی یاد میں جلسہ منانے پر احباب نے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

ایک جلسہ معراج النبیؐ کے سلسلے میں بھی مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ بھی کامیاب رہا۔ جلسہ میں جماعت کے ممبران کے علاوہ مسلم اور غیر مسلم احباب نے شرکت کی۔ اس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم امام صاحب ہالینڈ مسجد جناب حافظ قدرت اللہ صاحب نے کی آپ نے معراج النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی حقیقت کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اس کے بعد دوسری تقریر ایک ڈچ احمدی عبدالرشید صاحب فنز نے کی۔ انہوں نے بھی اپنے رنگ میں عمدہ تقریر کی۔ سامعین نے بڑی دلچسپی اور توجہ کے ساتھ ان تقاریر کو سنا اور جماعت کے ممبران نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بہت تعاون سے کام لیا۔

اس نصف سال کے دوران میں انٹرنیشنل لاء کورس کے طلباء کی مسجد میں آمد خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ بین الاقوامی عدالت ہیگ میں ہونے کی بدولت یہاں ہر سال موسم گرما میں انٹرنیشنل لاء کے طلباء کے لئے ایک تعلیمی کورس کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اس کورس میں مختلف ممالک کے قانون کے طلباء شرکت کرتے ہیں۔ اس سال بھی یورپ امریکہ افریقہ اور ایشیا کے بہت سے ممالک کے طلباء آئے ہوئے تھے ایک طالبعلم پاکستان کے ضلع ملتان کے بھی تھے اور محترم ملک عمر علی احمد صاحب کے اچھے واقف تھے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے مشن نے ان مختلف ملکوں کے طلباء تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے مشن ہاؤس میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔ مقررہ وقت پر یہ طلباء مشن ہاؤس آئے۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے ان کے سامنے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا بھی موقعہ دیا گیا۔ طلبہ نے اس میں کافی دلچسپی لی۔ ہیگ میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ تقریر کے بعد ان طلباء کو کچھ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

(باقی)

لجنہ اماء اللہ

ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ لاہور کا کامیاب سالانہ اجتماع

۳ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز اتوار صبح ۸ ۱/۲ بجے مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں زیر صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ جلسہ شروع ہوا۔ مرکز سے محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ سیکرٹری لجنہ ناصرات الاحمدیہ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ بیگم بشیر صاحب بیگم غلام اللہ صاحب زینب حسن صاحبہ اور صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ بھی تشریف لائی تھیں۔ ان سب نے باری باری ججز کے فرائض انجام دئے۔ جلسہ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ پھر درثمین سے نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد چھوٹے گروپ (۷ تا ۱۰ سال) کا تلاوت کا مقابلہ ہوا جس میں ۹ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ امۃ الباسط مغلپورہ اوّل۔ زکیہ مونیہ منڈی دوم۔ اور حلقہ صدر کی بشریٰ سوم آئیں۔

پھر بڑے گروپ کی تلاوت کا مقابلہ ہوا۔ اس میں دس لڑکیوں نے حصہ لیا۔ حلقہ سلطان پور کی نرگس اوّل۔ امۃ الناصر حلقہ ماڈل ٹاؤن دوم۔ حبیبہ حلقہ صدر سوم قرار پائیں۔

اس کے بعد چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۱۰ لڑکیوں نے حصہ لیا اس مقابلہ میں سلطانپورہ کی نرگس اوّل حلقہ مونیہ منڈی کی زکیہ دوم اور صدر کی بشریٰ سوم آئیں۔ سیمن آباد کی یاسمین کو سپیشل انعام ملا۔ اس کے بعد بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۱۷ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ زکیہ حلقہ دھرم پورہ اوّل۔ شمیم اختر حلقہ رام گلی دوم۔ فرحت مونیہ منڈی دوم اور نصرت دھرم پورہ سوم آئیں۔ علاوہ ازیں ایک سپیشل انعام ماڈل ٹاؤن کی امۃ الشافی کو دیا گیا۔ جن کی تقریر سب نے پسند کی۔ سب چھوٹی بڑی بچیوں نے زبانی تقریریں کیں۔

اس کے بعد محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عہدیداران لاہور نے اپنے کام توجہ دے کر پہلے کی نسبت بہتر کئے ہیں۔ لیکن ابھی تربیت اور دینی تعلیم کی بہت ضرورت ہے۔ دینی تعلیم صدقہ جاریہ ہے۔ اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہئیے۔ بلکہ لجنہ کو چاہئیے کہ یہاں کے مربیان سلسلہ اور دیگر علماء اور بزرگوں سے مدد لیں اور بچیوں کی ایک کلاس کا انتظام کریں۔ جس میں باقاعدہ قرآن مجید سبقاً لڑکیاں پڑھا کریں۔ ایسی کلاس انشاء اللہ بہت مفید ہو گی۔

آپ نے تلاوت اور تقاریر کے متعلق بھی مفید ہدایات دیں اور اچھی تقریر کرنے والی بچیوں کو سالانہ اجتماع کے مقابلوں میں شامل ہونے کی تحریک کی۔

پھر محترمہ زینب حسن صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور اور محترمہ بیگم بشیر صاحبہ نے نمائندہ مرکزیہ کا شکریہ ادا کیا۔

ہر سہ تقاریر میں سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ لاہور مشاہدہ ریاض ملک کے کام پر خوشی کا اظہار کیا گیا جن کی محنت اور توجہ سے ناصرات الاحمدیہ کا کامیاب اجتماع منعقد ہوا۔ اس کے بعد صاحبزادی محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔ اور عہد نامہ دہرایا اور دعا کروائی۔ کارروائی اجتماع ناصرات الاحمدیہ بخیر و خوبی بارہ بجے ختم ہوئی۔

کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد ۳ بجے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھی گئیں۔ اس کے بعد لجنہ کا اجتماع شروع ہوا۔۔۔

۔۔۔ معیار اوّل و معیار دوم کا تلاوت قرآن کریم اور تقریروں کا مقابلہ ہوا۔ معیار اوّل میں تلاوت قرآن ۱۳ لڑکیوں نے کی۔ حلقہ دھرم پورہ کی طیبہ نسرین اوّل۔ حلقہ سلطان پورہ کی نصرت دوم اور سکینہ راحت حلقہ گڑھی شاہو سوم آئیں۔ معیار دوم میں تلاوت کے لئے ۵ لڑکیاں اور دو بہنیں شامل ہوئیں۔ مبارکہ انجم حلقہ بھاٹی گیٹ فرسٹ۔ فضیلت بیگم دھرم پورہ سیکنڈ اور امۃ الہادی حلقہ صدر تھرڈ آئیں۔ اس کے بعد معیار اوّل کی تقریروں کا مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں چھ لڑکیوں نے برکات خلافت اور پانچ لڑکیوں نے تحریک جدید اور ہمارے مبلغ پر تقاریر کیں۔ اس مقابلہ میں۔ لئیقہ ملک حلقہ مغلپورہ اور حالدہ یعقوب ایبٹ روڈ دونوں فرسٹ آئیں۔ سکینہ راحت حلقہ محمد نگر سیکنڈ اور حلقہ دھرمپورہ کی طیبہ نسرین تھرڈ آئیں۔ معیار دوم میں سعیدہ حلقہ دھرم پورہ نے خلافت پر تقریر کی۔ پھر فی البدیہہ تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔

حلقہ سلطان پورہ کی نصرت نے اچھی تقریر کی۔ انعامات تقسیم کرنے کے بعد محترمہ بیگم بشیر احمد صاحب نے دعا کرائی اور شام کو ۵ ۱/۲ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ

(نامہ نگار)

تحریک جدید کے اعلانات

ہمارے صناع اور مزدور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صناع اور مزدور حضرات کے لئے ایک قاعدہ منظور کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اسی طرح مستریوں۔ لوہاروں اور مزدوروں وغیرہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا اور دن مقرر کرکے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیدیا کریں"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق ہمارے صناع اور مزدور حضرات تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۵۴ء - مکرم نوابزادہ محمد امین خانصاحب بنوں ۔۔۔ ۱۰۰-۰۰
۵۵ء - مکرم فضل عمر صاحب واہ کینٹ ۔۔۔ ۱۰-۰۰
۵۶ء - مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خانصاحب چک ۱۲۷/R.B ضلع لائلپور ۔۔۔ ۵-۰۰
۵۷ء - احباب جماعت مظفر گڑھ بذریعہ حکیم غلام احمد صاحب ۔۔۔ ۲۰-۰۰
۵۸ء - مکرم عبدالوہاب صاحب کینال پارک لاہور ۔۔۔ ۱۰-۰۰
۵۹ء - مکرم مشتاق احمد صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۔۔۔ ۵-۰۰
۶۰ء - احباب جماعت چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم عبدالخالق صاحب ۔۔۔ ۲۱-۵۰
۶۱ء - مکرم عبدالحی صاحب گانگوڈھیر ضلع مردان ۔۔۔ ۲۰-۰۰
۶۲ء - محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ۔۔۔ ۵-۰۰
۶۳ء - مکرم قاضی افتخار احمد صاحب گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۵-۰۰
۶۴ء - مکرم میاں عبداللطیف صاحب زرگر بیدیانوالہ ضلع لائلپور ۔۔۔ ۷-۰۲
۶۵ء - مکرم مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ بلوچستان ۔۔۔ ۵-۰۰
۶۶ء - مکرم محمد طفیل صاحب میر پشاور ۔۔۔ ۵-۰۰
۶۷ء - احباب جماعت کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب ۔۔۔ ۳۸-۰۰
۶۸ء - لجنہ اماء اللہ کراچی ۔۔۔ ۱۹-۰۰
۶۹ء - مکرم چوہدری محمد رفیع صاحب ناصر دواخانہ ربوہ ۔۔۔ ۵-۰۰
۷۰ء - مکرم قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹ گولبازار ربوہ ۔۔۔ ۵-۰۰
۷۱ء - مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب میرپور آزاد کشمیر ۔۔۔ ۵-۰۰
۷۲ء - مکرم ایس ایس احمد صاحب کھلنا مشرقی پاکستان ۔۔۔ ۲۰-۰۰
۷۳ء - مکرم قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۳۰-۰۰
۷۴ء - مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی ربوہ ۔۔۔ ۵-۰۰

ایک مخلص بہن کی طرف سے زیور کا صدقہ اور دعا کی درخواست

ہمارے انسپکٹر تحریک جدید مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری کی اطلاع کے مطابق محترمہ رمضان بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب کالو گرامی گگو ضلع جھنگ نے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے طلائی کانٹے عنایت فرمائے ہیں۔ جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔۔۔۔۔ محترمہ کے والد ماسٹر عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گگو نو ایک مخلص اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم ہیں۔ وہ پچھلے ماہ اپنا ۱۹۰۰ روپیہ امانت فنڈ میں جمع کروانے ربوہ آرہے تھے۔ ٹکٹ لیتے وقت اڈہ لاریاں شورکوٹ شہر سے کسی نے ہینڈ بیگ جس میں رقم تھی اٹھا لیا۔ اس نقصان پر ہم چوہدری صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری بہن کے صدقہ کو قبول فرمائے ہوئے ان کے والد محترم کے نقصان کی اپنے فضل سے تلافی فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کی طرف سے
سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے

مورخہ ۲۴ اگست کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت تقریب پر پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔

بہت سے جلسوں کی روئیداد الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مزید جن مقامات پر ایسے جلسے منعقد ہوئے ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ مفصل روئیداد بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں کی جا رہی (ادارہ)

شورکوٹ۔ پاکپتن۔ کھوکھر منڈ وارز ضلع جھنگ۔ حلقہ محمد نگر لاہور۔ لالہ موسیٰ۔ چک نمبر ۲۴ کاچیلو ضلع تھرپارکر۔ کوٹلی ضلع گجرات۔ میانی بکھو گھاٹ ضلع سرگودھا۔ محمود آباد ضلع جہلم۔ سدو کی ضلع گجرات۔ کوہاٹ۔ گجرات۔ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔ انور آباد سندھ

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۱ء کو بوقت ۹ بجے شب احمد نگر میں ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۱۹۰۳ء میں بیعت کی اور قبول احمدیت کے بعد آخر دم تک گمنام مبلغ کی حیثیت سے فریضۂ پیغام حق کی ادائیگی میں منہمک رہے۔ ضلع لاہور اور ضلع منٹگمری میں کئی ایک سعید روحوں کے لئے باعث ہدایت ہوئے۔ مرحوم نیک نفس راستگو۔ عبادت گذار اور احمدیت کے عاشق صادق تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے انتہائی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔

یہ امر میرے لئے از حد افسوس کا موجب رہے گا کہ ایک وسیع خاندان کے وارث اعلیٰ ہوتے ہوئے ان کی وفات کے وقت میرے بیوی بچوں اور احمد نگر کی مقامی جماعت کے علاوہ خاندان کا کوئی اور فرد پاس نہ تھا۔ حتیٰ کہ ان کے پانچوں بیٹوں میں سے اس وقت کوئی بھی موجود نہ تھا۔ میری عدم موجودگی میں احباب جماعت احمد نگر خصوصاً برادرم محمد ابراہیم صاحب اور برادرم محمد شریف صاحب نے حضرت والد صاحب کی تجہیز و تکفین میں جس مخلصانہ تعاون کا مظاہرہ کیا ہے میں اس کے لئے ان حضرات کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

حضرت والد صاحب مرحوم کے مفصل حالات زندگی لکھنے کا ارادہ ہے۔ اس ضمن میں ضلع لاہور اور ضلع منٹگمری کی جماعتوں کے احباب سے گذارش ہے کہ جس کسی کو حضرت والد صاحب کی زندگی اور تبلیغی و تربیتی جد و جہد سے متعلق کوئی واقعہ یاد ہو تو مجھے لکھ کر روانہ فرمائیں۔

صحابہ کرام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ محترم والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کی وفات سے جو خلا واقع ہوا ہے اسے احسن طریق سے پر فرما کر ہمارے احساس محرومی کی تلافی فرمائے۔ آمین

(خاکسار نور احمد عابد احمد نگر نزد ربوہ۔ ضلع جھنگ)

بھارت کے صوبہ بہار میں سترہ سو دیہات زیر آب آگئے

۱۵ لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ فصلوں کے نقصانات کا اندازہ گیارہ کروڑ روپے ہے

کلکتہ ۱۵ ستمبر دریائے گنگا میں زبردست سیلاب کے باعث صوبہ بہار کے نو اضلاع میں سترہ سو دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ اس سے پندرہ لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔

پٹنہ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق دریائے گنگ کی سطح گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں سات انچ گر گئی ہے اس کے باوجود یہ خطرہ کے نشانات سے دو فٹ پانچ انچ بلند ہے۔ صوبہ کے نو اضلاع میں وسیع علاقے ابھی تک زیر آب ہیں۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق چاول کے زیر کاشت چار لاکھ ساٹھ ہزار ایکڑ رقبہ میں فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ نقصان کا اندازہ گیارہ کروڑ روپے کا لگایا گیا ہے۔

لاہور ۱۵ ستمبر۔ صوبائی حکومت نے مغربی پاکستان سیلز (ای پیڈی اینڈ رائس ڈ کنٹرول) آرڈر مجریہ ۵۸ء کے تحت مختلف اقسام کے چاولوں کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ مل کے دروازے پر باسمتی اور سیلا باسمتی کی قیمت ۲۵/- روپے۔ پرمل ہنسراج اور مشکن کی قیمت ۱۸/- روپے اور بیگمی چاولوں کی قیمت ۱۶/- روپے فی من ہوگی۔

چائے کے باغات لگانیوالوں کیلئے ٹیکس کی معافی کا اعلان

پیداوار بڑھانے کیلئے اقدامات۔ مزید سولہ ہزار ایکڑ اراضی مخصوص کر لی گئی۔

ڈھاکہ ۱۵ ستمبر۔ حکومت مشرقی پاکستان نے چائے کے نئے باغات لگانے کے لئے سولہ ہزار تین سو ایکڑ رقبہ چائے کی ترقیاتی کمیٹی کو دے دیا ہے۔ ان باغات سے جو دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے تحت لگائے جائیں گے۔ ملک میں چائے کی پیداوار میں معتدبہ اضافہ ہو جائے گا۔

چائے بورڈ کے چیئرمین بریگیڈیر حامد شاہ نے ٹیکنیکل ماہرین کی معیت میں ان علاقوں کا سروے کیا تھا۔ جہاں چائے کی کاشت کی جاتی ہے۔ انہوں نے ضلع سلہٹ میں اراضی منتخب کی ہے۔ جہاں نئے باغات لگائے جائیں گے۔ واضح رہے کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران چائے کی کاشت کو سب سے زیادہ اہمیت دی جائے۔ دریں اثناء چائے بورڈ نے مالی لحاظ سے مضبوط پاکستانیوں سے درخواستیں طلب کی ہیں انہیں چائے کے باغات لگانے کے لئے مخصوص شدہ زمین میں سے چھ سو ایکڑ یا اس سے زیادہ رقبہ الاٹ کیا جائے گا۔ بڑی شرائط بہت آسان ہیں سرمایہ کاروں کو تیرہ برس تک انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی معافی دی جائے گی۔

نیوزی لینڈ کی فوجی طاقت میں اضافہ

ولنگٹن ۱۵ ستمبر۔ نیوزی لینڈ کے وزیر خارجہ ڈین ایر نے آج پارلیمنٹ میں ملک کے دفاع کی تنظیم نو کا منصوبہ پیش کیا۔ یہ منصوبہ سیٹو کے تحت نیوزی لینڈ کی ذمہ داریوں کے مدنظر تیار کیا گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں قرطاس ابیض میں کہا گیا ہے کہ نیوزی لینڈ نے بری افواج کو زیادہ مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ اس کے سیٹو میں اتحادیوں کے پاس کافی بحری اور فضائی طاقت موجود ہے۔ لیکن بری افواج کی کمی ہے۔ قرطاس ابیض میں لازمی فوجی تربیت دوبارہ رائج کرنے کے فیصلہ کا اعلان کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کے لڑکے مجید احمد اقبال صاحب کی طرف سے کافی عرصہ سے خیریت کی کوئی اطلاع نہیں آتی تھی۔ اس وجہ سے وہ فکر مند تھے۔ اب انہیں اپنے لڑکے کی خیریت کی اطلاع مل گئی ہے۔ اور انہوں نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل جاری کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ ان کا لڑکا اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اسے صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

کمشنروں کی سہ روزہ کانفرنس

لاہور ۱۵ ستمبر۔ باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ صدر محمد ایوب خاں اٹھارہ ستمبر کو مری میں کمشنروں کی سہ روزہ کانفرنس کا افتتاح کریں گے کانفرنس میں مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں، چیف سیکرٹری سید فدا حسن، ایڈیشنل چیف سیکرٹری مسٹر ایم ایم احمد، سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن مسٹر انور عادل اور تمام ڈویژنل کمشنر شریک ہوں گے۔ کانفرنس میں کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو مزید اختیارات دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ جن سیکڑوں امور کے بارے میں کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو مزید اختیارات دینے کی تجویز ہے مسٹر انور عادل کی سربراہی میں ایک سب کمیٹی ان پر غور کر چکی ہے۔ ان تجاویز کی ایک بڑی تعداد منظور کی جا چکی ہے۔ اب صرف ان تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ جن کے بارے میں قدرے اختلافات پایا جاتا ہے۔

کانفرنس کے ایجنڈے میں صوبے میں بنیادی جمہوریتوں کی کارکردگی کا جائزہ بھی شامل ہے، کانفرنس میں بنیادی جمہوریتوں سے متعلق بہت سی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

ولادت

خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس سے پہلے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ خداتعالیٰ اسے بچے کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

محمد جعفر سینئر ماسٹر بورڈ ہائی سکول منڈی ڈھاکہ

افغانستان کو تجارت اور مال گذارنے کی سہولتیں بدستور حاصل رہیں گی

کابل جانیوالا مال کراچی میں جمع ہو رہا ہے اسکی تمام تر ذمہ داری افغان حکومت پر ہے

کراچی ۱۶ ستمبر۔ کل یہاں وزارت خارجہ کی طلب کردہ سرکاری افسروں کی ایک اعلیٰ سطحی کانفرنس میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان سفارتی تعلقات کے انقطاع کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا گیا اور دونوں ملکوں میں تجارت اور مال گذارنے کی سہولتوں کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ کانفرنس میں کہا گیا کہ حکومت ہمیشہ سے افغانستان کو یہ سہولتیں دیتی رہی ہے۔ اور پاکستان پر ان سہولتوں کو ختم کرنے کا الزام بالکل بے بنیاد اور گمراہ کن ہے۔

کانفرنس میں بتایا گیا کہ افغان حکومت کے اقدام کے بعد افغان حکام اور تاجر باہر سے آیا ہوا مال وصول نہیں کر رہے ہیں۔ باہر سے آیا ہوا مال کراچی کی بندرگاہ میں پڑا ہوا ہے اور سینکڑوں ریلوے ویگن پشاور اور چمن میں رکی پڑی ہیں۔ کانفرنس میں بتایا گیا ہے کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے افغانستان کو دی جانے والی تجارتی اور مال گذارنے کی مراعات جاری رہیں گی۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ باہر سے آیا ہوا مال وصول نہ کرنے کے باعث افغان حکمرانوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا

ہے اس کی تمام تر ذمہ داری افغان حکومت پر عاید ہوتی ہے۔ اجلاس ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا اور افغانستان میں پاکستان کے سابق سفیر مسٹر عبدالرحمان خان نے بھی اس میں شرکت کی۔

• راولپنڈی ۱۶ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے چائے کا برآمدی کوٹہ پچاس لاکھ پونڈ سے بڑھا کر ایک کروڑ پونڈ کر دیا ہے یہ فیصلہ چائے کی اچھی فصل کے پیش نظر کیا گیا۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس بات کا انتظام کر لیا گیا ہے کہ برآمدی کوٹہ میں اضافہ کے باوجود چائے کی ملکی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔

نیپال کے شاہ مہندرا پشاور سے راولپنڈی گئے

شاہی مہمانوں نے درہ خیبر اور پشاور یونیورسٹی کا معائنہ کیا

راولپنڈی ۱۶ ستمبر۔ شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا کل شام پشاور سے راولپنڈی پہنچے تو ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جنرل برکی نے ہوائی اڈے پر شاہی مہمانوں کا استقبال کیا۔ نیپال کے وزیر خارجہ مسٹر تلسی گیری اور وزیر بہانداری ذوالفقار علی بھٹو بھی شاہی مہمانوں کے ہمراہ تھے۔

راولپنڈی پہنچنے کے فوراً بعد شاہی مہمان اسلام آباد کی جگہ دیکھنے گئے۔ وہاں میجر جنرل یحییٰ خان نے نئے دارالحکومت کی تعمیر کی تفاصیل بتائیں۔ شاہ اور ملکہ کو کئی چارٹ اور نقشے دکھائے گئے۔ شاہ نے دوربین سے نواحی علاقہ اور مقتلکا بند دیکھا۔ شاہ مہندرا، ملکہ رتنا اور شاہی پارٹی کے دیگر ارکان نے کل شام صدر ایوب کے ہمراہ رات کا کھانا کھایا۔ شاہی مہمان پاکستان کا دو روزہ دورہ ختم ہونے کے بعد آج صبح بذریعہ طیارہ کھٹمنڈو روانہ ہو رہے ہیں صدر ایوب کابینہ کے ارکان اور اعلیٰ سول و فوجی حکام چکلالہ کے ہوائی اڈے پر شاہی مہمانوں کو الوداع کہیں گے۔ جس وقت طیارہ پرواز شروع کرے گا شاہ مہندرا کو اکیس توپوں کی سلامی پیش کی جائے گی۔

شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا نے کل پشاور یونیورسٹی دیکھی۔ نیز وہ کل صبح تاریخی درہ خیبر بھی دیکھنے گئے شاہی مہمان صبح نو بجے پاک افغان سرحد پر واقع تورخم پہنچے۔ جہاں خیبر ایجنسی کے قبائلیوں نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ قبائلی روایات کے مطابق شاہ مہندرا کو چار بھیڑیں پیش کی گئیں شاہ نے کئی قبائلی ملکوں سے ہاتھ ملائے۔ شاہی مہمانوں کے استقبال کے لئے کئی خوبصورت محرابیں بنائی گئی تھیں۔ شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا خیبر میس میں گئے۔ جہاں آپ نے کافی پی۔

ضروری اعلان

بعض وجوہات کی بناء پر لاہور کی ایجنسی تبدیل کر دی گئی ہے۔ لاہور کے جو احباب ایجنٹ کے ذریعہ پرچہ خریدتے تھے وہ براہ مہربانی مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ کو فوراً اطلاع کر دیں اور دفتر الفضل کو بھی اطلاع کر دیں ان کی خدمت میں پرچہ بھجوانے کا بندوبست کر دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

سعید احمد صاحب فاروقی سابق اکاؤنٹنٹ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مؤرخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں حاضر ہو کر اپنے حسابات صاف اور بے باق کریں۔ ورنہ ان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جاوے گی۔

بشارت الرحمٰن ایم۔اے
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

ہے کہ علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی خود راہنمائی فرمائے گا۔ اگرچہ ایسے لوگوں کو نہ صرف اس تعلیم پر عمل کرانا ہے جو قرآن کریم کی صورت میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی بلکہ اسی طریق پر قرآن پر اور آپؐ کی سنت پر عمل کر کے دکھانا ہے جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کر کے دکھایا۔

اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایسی شخصیتوں کو مبعوث کرتا ہے اور وہی انکی راہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ ان کا کام کسی طرح انبیاء علیہم السلام کے کام سے مختلف نہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کی خود راہنمائی کرتا اس لئے ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مجددین کی راہنمائی کرتا۔

اس طرح اگرچہ مندرجہ بالا جواب میں مجددین کی آمد کو اصولاً تسلیم کیا گیا ہے مگر مجددین کی حقیقت کو بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ جواب میں یہ تصور دلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مجددین محض اللہ تعالیٰ کے قانون تکوینی سے مبعوث ہوتے ہیں اور قانون شرعی سے ان کا تعلق نہیں۔ یہ ڈھیلا ڈھالا نظریہ بھی حقیقت سے بہت دور ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ جواب دینے والا ضروری نہیں سمجھتا کہ الٰہی پروگرام کے مطابق آنیوالے مجدد کو دین میں کوئی خاص مقام حاصل ہے۔ اور وہ بھی معمولی مصلحین کی طرح کا ہی فرد ہوتا ہے اس کو اس تعلق میں دوسروں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی امتیاز نہیں ہوتا بلکہ جس طرح دوسرے دنیوی علوم کے عبقری ہوتے ہیں۔ اسی طرح مجددین دین بھی ہوتے ہیں کہ فطرتاً ان میں دوسروں سے اس علم کا ملکہ کسی قدر عام سطح سے بلند تر ہوتا ہے۔
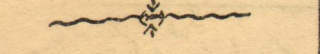
درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز ناصر الدین ایبٹ آباد میں بہت بیمار ہے۔ اپنے مخلص محبوں اور جماعت کے دعا گو بزرگوں اور بھائیوں سے خواستگار ہوں کہ وہ میرے بیٹے کی شفا یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(طالب دعا:- مصباح الدین چنیوٹ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴